اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر ۳ و ۴ و ۵ معہ جلد ۷

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت ماہ جمادی الاولیٰ والثانیہ و رجب ۱۳۰۱ھ مطابق مارچ و اپریل و مئی ۱۸۸۴ عیسوی

اصول و ضوابط و شرح قیمت رسالہ و ضمیمہ

(۱) یہہ رسالہ اور اُسکا ضمیمہ دونو ماہواری ہین (۲) ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ شایع ہوتا ہے (۳) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہین ہوتا - رسالہ بدون ضمیمہ ملسکتا ہے (۴) رسالہ کے اصول و اغراض ذیل ہین -

(الف) اصول اسلام اور اُسکے فروع عظام سے خصوصاً جو متعلق مباشرت ہون بحث کرنا -

(ب) اہل اسلام [illegible] مختلف فرقون سے باہمی [illegible] اتفاق مین کوشش کرنا -

(ج) مسلمانون کی دنیاوی ترقی کے مضامین شایع کرنا -

(د) پولیٹیکل مضامین سے جنکو مذہب سے تعلق ہو بحث کرنا اور قوم کی مذہبی ضرورتون کو گورنمنٹ مین پیش کرنا - اور گورنمنٹ کے حقوق سے جنکی مذہب مین ہدایت ہے قوم کو آگاہ کرنا -

(۵) ضمیمہ کا فرض صرف مسایل فرعیہ مذہب محدثین سے بحث کرنا ہے -

(۶) قیمت رسالہ نوابون اور رئیسون سے سالانہ للعہ گورنمنٹ اور عام اغنیاء سے ۵ متوسط اہل وسعت سے ہے کم وسعت لوگون سے جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکھتے ہون سے ہے بے وسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت کرین دعا خیر قیمت ضمیمہ ہر ایک درجہ والون سے ربع قیمت رسالہ ہے ۔ ۱۲ کیونکہ حجم ضمیمہ ربع حجم رسالہ ہے -

(۷) ان مراتب خمسہ کا تصفیہ و تقرری خریدارون کے بیان با ایمان پر ہے -

(۸) خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پوری نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہیے -

(۹) سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہوگا) ابو سعید محمد حسین -

مطبع مصطفائی لاہور مین چھپا +

فہرست

مضامین رسالہ نمبر ۳ و ۴ و ۵

اطلاع

خاکسار ماہ صیام شملہ مین بسر کرنے کا عزم رکھتا ہے لہذا تا آخر ماہ صیام خط و کتابت و ارسال زر بنام خاکسار حسب نشان ذیل ہونا چاہیے :-

ابو سعید محمد حسین لاہوری
ایڈیٹر اشاعۃ السنہ
معرفت منشی فضل الدین نقشہ نویس محکمہ پبلک ورکس پنجاب
شملہ کسومٹی
مکان منشی عبد العزیز صاحب

Simla

مکہ معظمہ میں اہلحدیث کے حفظ و امن کی تجویز معروضہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ کی تائید میں
مسٹر بلنٹ ممبر پارلیمنٹ کی رائے
(لائق توجہ گورنمنٹ)

اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۶ صفحہ ۳۳۶ میں جو ہمنے خاصکر اہلحدیث ہندوستان کے حفظ و امن کی نسبت رائے ظاہر کی ہے اوسکی مثل بلکہ اوس سے بڑھکر مسٹر بلنٹ نے اپنی کتاب فیوچر آف اسلام میں عموماً حجاج اہل اسلام کے نسبت رائے ظاہر کی اور اسپر گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے چونکہ یہ کتاب اکثر اہل اسلام ہند میں مقبول و معتبر سمجھی گئی ہے *ٹیر سے بڑے مدعیان حمایت و حمیت

از انجملہ ایک حضرت ایڈیٹر مشیر قیصر جو اپنے پرچہ نمبر ۲۱ جلد ۸ مطبوعہ ۲۰ مئی ۱۸۸۴ء میں فرماتے ہیں :-

اسلام کی آیندہ حالت

مسٹر بلنٹ کی اس مشہور کتاب کو مترجم صاحب کی عنایت سے ہمنے بھی دیکھا - گو ابھی کل کتاب کے بالاستیعاب معائنہ کی نوبت نہیں آئی - تاہم جہانتک ہمنے دیکھا مصنف کو اسلام کا طرفدار پاتے ہیں مسٹر بلنٹ نے مذہب اسلام کی نسبت [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت بڑے فدا [illegible] اگر جگہ بمصنف صاحب کی طرز بیان سے یہ نہیں پایا جاتا کہ لکھنے والا اسکا مسلمان نہیں ہے - کیونکہ بد دن مسلمان علماء کے بہت سی باتین ایسی ہین کہ غیر مذہب کا آدمی کیا ہی واقف ہو نہیں جانسکتا پس اس کتاب کے بعض مقامات دیکھکر حیرت ہوتی ہے - اس کتاب مین منجملہ دیگر حالات کے امام مہدی کے حالات بھی لکھے ہین - بعض اسلامی سلطنتون کے نسبت گو بعض باتین اونکی آزادانہ ہون جنکا اونہون نے عذر بھی کیا ہے - تاہم مسلمانون کو اس کتاب کا مطالعہ واجبات سے ہے یہ کتاب صرف ایکہزار جلد چھپی ہے - اور کاغذ اعلےٰ قسم کا لگایا گیا ہے چھاپہ بہت روشن ہے اور خوشخطی بھی قابل تعریف ہے مترجم صاحب کی غرض اسکے ترجمہ سے صرف یہی ہے کہ ہندوستان کے خاص و عام بالخصوص مسلمانون کو اطلاع ہوجاوے کہ ایک انگریز مذہب اسلام اور تمام دنیا کے مسلمانون کی نسبت کیا خیال رکھتا ہے - پس ہم کہتے ہین کہ قطع نظر اس سے کہ اونکی رائے بعض جگہ صحیح ہو یا غلط - ہر حال مین اس کتاب کا معائنہ ضروریات سے ہے - کیونکہ اسکی تحقیق اعلیٰ رتبہ کی ہے مصنّف نے جو ایک شعر عربی اصل کتاب انگریزی کے زیب عنوان کیا ہے اوس سے مسلمانون کو ایک عمدہ نصیحت حاصل ہو سکتی ہے اور وہ شعر یہ ہے ؎

* اس مین ہمین مصنف اور اسکی کتاب کے نسبت بعض ایسے مبالغات ہین جنسے ہمکو اور کسی اہل علم کو اتفاق نہین ہے ۔ ایڈیٹر

اسلام نے اِس کی تعریف و توصیف مین پر زور ریویو اپنی اخبارون مین شایع کئے ہین اور بڑے بڑے روسائے اہل اسلام نے اِس کے ترجمہ و طبع و اشاعت مین بہت سعی مبذول فرمائی ہے۔ اور غالباً گورنمنٹ کی نظر مین بہی اِس کتاب کی پوری قدر و قعت ہوگی اِسلئے ہم اِسکے چند فقرات اپنی رائے کی تائید مین نقل کرتے ہین۔ اور پہلے اپنے اخوان اہل اسلام سے التجا کرتے ہین کہ اگر وہ اِن فقرات کو ہماری تجویز کے موافق و موید پاوین تو اِس تجویز کی طرف خود بہی توجہ فرماوین۔ اور گورنمنٹ کو بہی توجہ دلاوین پہر اپنے دوراندیش گورنمنٹ سے خواستگار ہین کہ اگر مسٹر بلنٹ کی رائے کو کچھ وقعت و اعتبار ہے تو تجویز اشاعۃ السنۃ (جو اس کے موافق ہی ہو) لیکن اگر گورنمنٹ ہند کو بعض پولیٹکل حالات اِس توجہ سے مانع ہین تو آیندہ جب اِن موانع کا ارتفاع ہو تب ہی اِس تجویز کی طرف توجہ ہو۔

لا تقنطوا آلد نمبر عقیدہ ۸ لیعود احسن فی النظام و اجملا

یعنی۔ نہو تو مایوس اور دل شکستہ اگر بکہر گئے ہین یہ موتی + زیادہ تر حسن و عمدگی سے بارِ دگر گوندہین گے یہ موتی + آمین آمین۔ آمین۔ خدا کرے۔ ایسا ہی ہو۔ فی الواقع مسلمانون کو اپنی ترقی سے مایوس ہونا چاہئے اور ضرور ہمت باندہنا چاہئے کیا عجب ہے کہ انکو از سر نو ترقی و سرسبزی حاصل ہو۔

بیچارے فیوچر اسلام کو ہندوستان مین کوئی جانتا بہی نہ تہا بعض لوگون نے انگریزی اخبارون مین کچہہ اسکا تذکرہ پڑہا ہو تو پڑہا ہو لیکن اہل ہند کو جناب منشی مولوی سید اکبر حسین خان بہادر منصف علی گڈہ کا شکر گذار ہونا چاہئے کہ اونہون نے اپنا قیمتی وقت اور بہت کچہ نقد اسمین صرف کرکے اِس کتاب کو عمدہ طور پر چہپوایا۔ پس ضرور ہے کہ اسکی خریداری سے ملک کے تربیت یافتہ لوگ فایدہ اٹہائین۔ خاص قیمت اِس کتاب کی ۱۰ مقرر ہے اور عام قیمت ۱۲ ہے شائقین کو چاہئے کہ مقام علیگڈہ کے پتہ سے نقد قیمت بہیجکر منصف صاحب سے منگوالین۔ (مشیر قیصر نمبر ۱۲ جلد ۸)

اوس کتاب کی فصل پنجم صفحہ ۲۴ مین لکہا ہی مسلمانون کا خیال انگریزی حکومت کی نسبت جہانتک مجہکو علم ہوسکا ہی اور جہانتک بمقابلہ دیگر ہندوستانی اقوام کے مین نے اندازہ کیا ہے اور جانچا ہی مخالفانہ نہین × × × اگر گورنمنٹ ہند مذہبی امور مین اونکی کوئی خاص حمایت کرے تو مین بہروسہ کے ساتہہ کہتا ہون کہ وہ لوگ صرف رضامند اور قانع ہی نہین بلکہ حقیقت مین اور عملی طور پر وفادار رعایا بنجائین ؛-

اور صفحہ ۲۴۶ مین لکہا ہے ہمیری غرض ایشیائی ٹرکی سے تعلق ہے - اسمقام کو ہمنے بذریعہ عہدنامہ کے ملک غیر کے حملہ سے محفوظ رکہنی کی ذمہ واری کی ہے - اگرچہ ہماری ذمہ واری برائے نام سلطان سے ہے اوس سلطنت کے باشندون سے نہین ہے اور اگرچہ ذمہ واری ایک امر ناممکن الوقوع پر محمول ومشروط ہے یعنی انتظامی اصلاح - اور ہو جہ سے اوسکی پوری پابندی نہین ہے تاہم اس کا مقرر ہونا ناممکن ہے کہ مسلمانان ایشیائی کوچک اور شام کے مقابلہ مین ہمپر ایک اخلاقی ذمہ واری ہے - اب یہہ بات دیکھنی باقی ہے کہ ہم اوس ذمہ [illegible] کرتے ہین یا کس [illegible] ہمکو یہہ خیال نہین ہے کہ اب انگلستان کی لوٹنے والی آبادیون کے تحفظ وحمایت مین آیندہ دست اندازی کریگا ؛-

اور صفحہ ۲۴۹ مین لکہا ہے پس انگلستان کے لئے یہہ بات ناممکن ہے کہ وہ فی الحقیقت اپنی عملی حالت مین مسلمانون کے ساتہہ مخالفانہ طریق اختیار کرسکے - ممکن ہے کہ انگریز لوگ بحیثیت عیسائی ہونیکے اس بات پر افسوس کرین لیکن بحیثیت سمجہ کہ عمل کرنیوالے انسان ہین بلاشبہہ یہہ اونکی دانشمندی ہوگی کہ اس امر واقع کو مان لین اور اون فرایض کو جو اوسکے لوازم مین سے ہین قبول کرلین اور یہہ فرایض صرف سکوت اور خاموشی کی حکمت عملی کے برتنے سے پوری نہین ہوسکتی - اسیقدر کہدینے اور اسی عام قاعدہ کے مقرر کردینے سے کام نہ چلیگا کہ جمیع مذاہب مساوی سمجہے جاینگے اور سب کے ساتہہ تحمل اور بردباری کیساتہہ یکسان برتاؤ کیا جائیگا بلکہ مذاہب اسلام کی نسبت انگلستان کو کچہہ اس سے زیادہ کہنے اور کرنیکو تیار ہوجانا چاہئے - تہذیب محض ایک رائے اور خیال نہین ہے بلکہ ایک خاص

باقی آیندہ

مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری کی تقریر پر نظر

ہمارے مضمون **ترقی معکوس** مندرجہ نمبر ۷ جلد ۶ کے **مقابلہ** مین مولوی صاحب موصوف العنوان نے **ایک تقریر تحریر** فرمائی تہی جو اخبار مشیر قیصر نمبر ۱۵ جلد ۷ مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۳ء مین شایع ہوئی ہے اسکا جواب بہی ایک خط اسی اڈیٹر مشیر قیصر مین ادا کیا تہا جو مشیر قیصر نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۸۴ء اور اشاعۃ السنہ نمبر ۹ و ۱۰ جلد ۶ مین شایع ہوا ہے اس **جواب کے جواب** مین انہنے **ایک اور تقریر تحریر** فرمائی ہے جو مشیر قیصر جلد ۸ کے نمبر ۳ امین لغایت نمبر ۷ شایع ہوئی ہے۔

یہہ تقریر اس قابل نہ تھی کہ ہم اسکا جواب تحریر مین لاتے اور ایسی تقریر کے محرر کو مخاطب بناتے۔ ہم کیا کوئی بہی اہل علم و صاحب تہذیب اس امر کو پسند نہین کرتا کیونکہ یہہ تقریر اول سے آخر تک عامیانہ و غیر مہذبانہ طعن و تشنیعات سے مجادلانہ الزامات سے مملو ہے اور داب مناظرہ کی مخالف۔ علم و انصاف سے معطل۔ پہر ایسی تقریر کے جواب مین قلم اٹہانا اور ایسی شخص کو مخاطب بنانا کسی اہل علم و انصاف و پابند تہذیب کو کب شایان ہے۔

ولیکن اگر ہم یہہ سمجہکر یا اپنی بات جتاکر خاموش ہو رہتے ہین تو شاید اس سکوت کو اکثر اس تقریر کے ناظرین (جو اہل علم نہین ہین اور وہ یہہ نہین جانتے کہ مناظرہ کیا چیز ہے اور مجادلہ کیا اور علم حدیث کس علم کا نام ہے اور تہذیب کسکو کہتے ہین) عجز پر حمل کرین اور اس تقریر کی یہہ دہوم کہ تمنے آداب مناظرہ کو ترک کیا اور سایل سے دلیل کا مطالبہ کیا" دیکہکر یہہ خیال کرنے لگین کہ صاحب اشاعۃ السنہ نے ان باتون مین الزام کہایا ہے اسلئے بدگوئی و بے تہذیبی مخاطب کے بہانہ سے سکوت اختیار کیا ہے اور اس بیت کا امتثال کیا ؎

دراہد نداشت تاب وصال پری رخان۔ کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

لہذا ابکی دفعہ ہم اسکا جواب جس سے ہماری اس دعوی کی ناظرین کو تصدیق ہو اور اس تقریر کا داب مناظرہ کے مخالف اور علم وتہذیب والضاف سے خالی ہونا ثابت ہو تحریر مین لاتے ہین آیندہ بھی ہونے ہمارے جواب مین یہی ہنر دکہائے تو ہماری طرف سے انکو سلام ہے اور اس بیت پر قطع کلام ہ

تو وطوبی ما وقامت یار ٭ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ٭ افسوس اس دوست نے ہمکو اپنے مقابلہ مین طبع آزمائی کا موقع ندیا سخت سست کہکر جلد ترک کلامی پر ہمکو مجبور کردیا ٭ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ٭ روی گل سیر ندیدیم وبہار آخر شد ٭ چونکہ ہماری یہ تحریر بظاہر آخری تحریر معلوم ہوتی ہے جسمین مخاطب کی بے تہذیبی وناالضافی وداب مناظرہ سے چشم پوشی کا اظہار مد نظر ہے لہذا مناسب ہے کہ اس مقام مین اپنی اور آپکی سابق تحریر ونکا جو فریقین کے علم والضاف وتہذیب کو اچھی طرح ظاہر کرتے ہین اور شاید وہ بعض ناظرین کے نظر سے نہین گذرین ہین خلاصہ [illegible] دین کہ ابتدار سے انتہا تک علم وتہذیب والضاف وداب مناظرہ کی پابندی کس طرف سے ہے۔

ہمارے سات صفحہ مضمون ترقی معکوس کا خلاصہ مطالب ذیل ہین۔

(۱) اور اقوام تو دن بدن دین ودنیا مین جانب بالا کو ترقی کر رہی ہین ہمارے بہائی اہل اسلام ترقی معکوس نیچے کے جانب کو تنزل کیے جا رہے ہین۔

(۲) انکی دینی ترقی معکوس یہ ہے کہ ہر سال مین فی صدی نوے مسلمانون کو کافر بناتے ہین اور اہل اسلام کا نمبر گہٹاتے ہین۔

(۳) اسکی ایک تازہ مثال یہ ہے کہ علماء بمبئی اور ایڈیٹران اخبارات دلہی نے مولانا المسید المسند مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی پر چند سوالات سراپا کفر وافترات قایم کرکے ان کفریات کا انکو قایل بنا دیا اور بذریعہ اخبارات واشتہارات تمام ملک مین اسکا خوب شہرہ کیا۔ اسکے جواب مین آپکی پہلی تقریر (بمقدار دو صفحہ اخبار) کا ماحصل دفعات ذیل ہین۔

(۱) وہ سوالات افترا نہین اہل حدیث کی کتابون مین وہ مسایل موجود ہین آپکو اِن مسائل مین بحث کرنیکا حوصلہ ہے تو تشریف لاسے اور تقریری مناظرہ کرلیجیے۔

(۲) علما بمبئی پر اِن سوالات کے نشان وہی کتب اہلحدیث سے پہلے ہے ضروری نہتی یعنی جب وہ اسکے وجود سے انکار کرلیتے اور مناظرہ کیلئے مستعد ہوتے تب وہ نشان دھی کرلیتے۔

(۳) جب مولانا السید السندحج سے واپس آئین تو ان سوالات کا جواب تحریری دین۔

(۴) ترقی معکوس کا الزام فرقہ محدثہ لامذہب (اہل حدیث کو کہہ رہے ہین) یہ ہم ہنین سے پہلے ہیل محمد بن عبد الوہاب نے اہل سنت کو مشرک کہا ہے۔

(۵) ایضاح الحق مین دنیا کی محدثین فقہاء و اولیاء اللہ کے عقاید بدعت ٹھہرائے گئے ہین اور [illegible] اس سے خود بخود لازم آتا ہے جو مارتا ہوگا اسکو ماربنوالا کیون نہ کہا جاویگا۔

(۶) تقلید شخصی کو (جسپر اکثر اہلسنت محدث ومفسر زمانہ قدیم سے آجتک چلے آئے ہین) ایضاح مین بدعت کہا ہے تنویر وغیرہ مین شرک

(۷) اہلسنت نے (انہر گروہ کو مراد رکہتی ہین) کبہی کسی لامذہب (اہلحدیث کو کہتے ہین) کو مشرک و مبتدع نہین کہا"۔

اسکے جواب کا جو ہماری طرف سے ﷲ صفحہ اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۶ مین شایع ہوا ہے خلاصہ حسب تفصیل ذیل ہے۔

٭ اصل کلام جناب مخاطب یہہ ہے علماء بمبئی پر یہہ الزام لگایا جاتا ہے کہ بند سوالات مین یہہ بات ظاہر نہین کی گئی کہ کہان سے اور کس کتاب سے مستنبط مین ہم کہتے ہین کہ جب یہان مناظرہ کا سامان کیا گیا تہا تو پہلے ہی سے ہر سوال کی نسبت نشان دہی کی کیا ضرورت تہی جسکا صاف اور کہلم کہلا مطلب یہہ ہے جو ہمنے بیان کیا ہے لفظ پہلے ہی سے پکار رہا ہے کہ مولانا منکر ہوتے اور مناظرہ کو تیار ہوتے تو نشان دہی بتائے جاتے۔

(۱) آجکل اکثر مناظرات تقریری مجادلات ہین اسکی دلیل اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۱۴ مین مرقوم ہے۔

(۲) روی زمین پر ان سوالات علماء بمبئی کا پتہ نہین اور اگر آپکے نزدیک ان سوالات کی نشان دہی کتب اہلحدیث سے ممکن ہے (جیسا کہ آپ کے کلام کا مفہوم و منطوق ہے) تو آپ خود ہی تکلیف اوٹہا وین علماء بمبئی کے وکیل ہو کر کسی ایک ہی سوال کی نشان دہی کرین۔

(۳) مولانا السید الندسے ان سوالات کا تحریری جواب آپ اسوقت طلب کرین جبکہ اہلحدیث کی کتب سے ان سوالات کی نشان دہی کرین اور اگر بلا وجہ دلی منشا کسی پر اس قسم کے سوالات کرنا جایز ہے اور اوسکو جواب دینا واجب [illegible] دینگے تو مولانا محمد ح[illegible] سے ان سوالات کا جواب جواب لینے کے مستحق ہونگے۔

(۴) الف — آپ ہمسے بحث چاہتے ہین تو آیندہ غیر مہذبانہ الفاظ (لامذہب، مفرقہ جدیدہ وغیرہ) سے قلم کو روکین ورنہ ہماری طرف سے بجز سلام کچھہ جواب نہ پاینگے۔

ب — ابن عبدالوہاب نجدی کے فعل و قول سے اہلحدیث ہندوستان پر الزام قایم نہین ہو سکتا وہ اسکے مقلد یا متبع نہین اور اسکے اس فعل تکفیر مسلمانان کو تو وہ بر ملا برا کہہ چکے ہین (دیکھو خط نواب صاحب بھوپال اور اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۱۴)

(۵) الف — جن افعال و عقاید کو ایضاح الحق مین بدعت کہا ہے وہ پرانی دینا (قرون ثلثہ) کے

٭ اس قسم کی تشریح اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۶ مین بصفحہ ۱۹۶ ہو چکی ہے اسکو دیکھہ کر اجازت دین ورنہ بعد ورود سوالات شرانہ منائین۔

محدثین فقہا اولیاء و علما کے عقائد نہین ہین۔ آپ پرانی دنیا کے دو چار ہی محدثین یا علماء یا اولیا یا فقہا سے وہ عقائد بہ نقل صحیح ثابت کردین تو ہم ایضاح الحق کے خبر لینگے۔

ب ہان ہمین نئی دنیا (مابعد قرون ثلثہ) کے بعض عقائد و افعال کو بدعت ہی جسکا کوئی منصف محقق حامی نہین اسپر بہی ان افعال و عقائد کے مرتکب و معتقد کو مبتدع کہنے سے روکا ہے اسپر آپکا یہہ سوال کہ اس سے مبتدع ہونا خود بخود لازم آتا ہے اور اسکے تائید مین یہہ مثال کہ جو مارتا ہو وہ خواہ مخواہ مارنیوالا کہلاتا ہے آپکا خیال ہے اور عامیانہ مقال ہے شرع نے بعض امور کو کفر قرار دیا ہے پر انکے مرتکب کو کافر نہین کہا (دیکھو صحیح بخاری مین باب المعاصی من امر الجاہلیۃ ولا یکفر صاحبہا بارتکابہا الا بالشرک [illegible] مین امور کفریہ)

(۶) جس تقلید شخصی کو ایضاح الحق مین بدعت و تنویر العینین وغیرہ مین شرک کہا ہے وہ کسی محدث فقیہ عالم سلف و خلف نے اختیار نہین کی بلکہ سب لوگون نے اسکی برائی بیان کی ہے از انجملہ اس زمانہ کے محقق حنفیہ مولوی محمد عبدالحی صاحب لکھنوی ہین۔

(۷) آپکے اکابر علماء نے اہلحدیث کو کافر و مشرک و مبتدع اور واجب القتل کہا ہے دیکھو جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد (گلابی چو ورقہ)۔ انتظام المساجد یا خراج اہل الفتن والمفاسد۔ تنویر الحق۔ توقیر الحق۔ تحفۃ العرب والعجم۔ مدار الحق۔ انتصار الاسلام وغیرہ۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ ترقی معکوس کا الزام آپ ہی کے گروہ پر سچا و زیبا ہے نہ اہلحدیث پر۔

یہہ پہلے تحریرون کا خلاصہ مطالب ہے اب آپکی تحریر حال کا حال اسنا چاہئے۔ ہماری جواب اخیر کے جواب مین جو آپنے ورافشانی کی ہے اور جو اسمین علم تہذیب انصاف مناظرہ کی داد دی

اسکی ہم کیا توصیف کرین اور دریا کو کوزہ سے کیونکر ناپین - اسکا ہی خلاصہ ہی بیان کر لیتے ہین - ناظرین بحکم ؏ قیاس کن زگلستان من بہار مرا - اسپر بقیہ کو قیاس کر سکتے ہین - مگر قبل از تلخیص ایک تمہید جسمین چند **مصطلحات** فن مناظرہ اور آپکی کلمات **غیر مہذبانہ** کے نمونہ کا بیان ہو ضروریات سے ہے تاکہ ناظرین کو ثابت ہو کہ داب مناظرہ سے کون مخالف ہے - اور بڑا اہبلا کہکر مناظرہ سے پیچھا چھوڑا تاکسکو مدنظر ہے -

تمہید

اصطلاح فن نظار مین مناظرہ یہہ ہے کہ دو بالخصوص بنظر اظہار حق کسی امر مین بحث یا توجہ کرین

المناظرة توجہ المتخاصمین فی النسبة بین الشئین اظہارًا للصواب والمجادلة هی المخاصمة لا لاظهار الصواب بل لالزام الخصم والنقل هو الاتیان بقول الغیر علی ما هو علیه بحسب نفس الامر مظهرًا انه قول الغیر والمدعی من نصب نفسه لاثبات الحکم بالدلیل او التنبیه والسائل من نصب نفسه لنفی الحکم الذی ادعاه المدعی بلا نصب دلیل علیه فعلی هذا یصدق علی الناقض فقط وقد یطلق علی ما هو اعم وهو من تکلم علی ما تکلم المدعی اعم من ان یکون مانعًا او ناقضًا او معارضًا

(رشیدیہ شرح شریفیہ)

اذا قلت بکلام ان کنت ناقلاً فیطلب منك الصحة (عضدیہ)

مجادلہ یہہ ہے کہ کوئی بلا غرض اظہار حق صرف مخالف کی الزام دہینے کے لئے اس سے جہگڑے - **نقل** یہہ ہے کہ کسی غیر کا قول بعینہ اگر کہ یہہ اسکا قول ہے پیش کیا جاوے

اسکا حکم یہہ ہے کہ ناقل پر تصحیح نقل واجب ہے اور اسکے خصم کو اسکا مطالبہ لازم اگر اس نقل کی اسکو صحت ثابت نہو - **مدعی** وہ ہے جو بدلیل یا بتوضیح کسی حکم کے اثبات کی درپے ہو **سائل** وہ ہے جو کسی مدعی کے دعوی یا دلیل پر کچھہ گفتگو کرے دعوی پر دلیل مانگے - یا اسکی دلیل پر کوئی اعتراض کرے یا اسکے مقابلہ مین کوئی اور دلیل قایم کرے -

ان تصریحات علماء فن سے جنکا خلاف کسی کتاب مین نہ پاؤ گے صاف ثابت ہو کہ جو کسی محض ساکت غیر مدعی کو سامنے -

اسکا یا کسیکا قول پیش کرکے اسمین بحث کا طالب ہو وہ ناقل ہے جسپر تصحیح نقل واجب ہے اور اگر اسکو اسکے مضمون کی صحت کا دعوی ہو تو وہ مدعی ہے جسپر دلیل قایم کرنا لازم ہے ایسا شخص اصطلاح اہل فن مین سائل ہرگز نہین کہلاتا اور یہہ بھی بخوبی ثابت ہوا کہ جو اپنے کلام سے دوسرے کا الزام یا اسکات مدنظر رکھے وہ مناظر نہین ہو سکتا بلکہ مجادل کہلاتا ہے -

کلمات غیر مہذبانہ جنسے آپنے ہمکو اور ہمارے اکابر گروہ کو مخاطب ہو شرف فرمایا ہے آپکی تحریر مین بہت ہین بلکہ سچ پوچھو تو اس تحریر کا مدار ہی ان کلمات پر ہے مگر ہم بطور نمونہ چند کلمات کے نقل پر اکتفا کرتے ہین

آپنے نمبر ۱۳ مشتہرہ مین خاکسار کو صفراوی تلخ دہان اور احول سے تشبیہ دی ہے اور **تیع** کو خبث نفس پکر دو بالا ہا معلوم سے تعریض کی ہے اور گریز کیطرف منسوب فرمایا ہے -

[illegible] تجویز کیا گیا ہے

اور نمبر ۱۶ وغیرہ مین ہمارے اکابر کے اقوال کو خرافات و بیہودہ ولغو و علی ہذا القیاس کہا ہے

ہم ان کلمات کا مقابلہ بالمثل نہین چاہتے انکی ذکر سے ناظرین کو صرف یہہ جتاتے ہین کہ آپنے ہمارے دو دفعہ کی معذرت اور اس درخواست کو کہ اگر آپ ہمکو مخاطب بنانا چاہتے ہین تو آیندہ ایسی کلمات سے ہمکو معاف رکھین قبول نہین کیا اور تیسری دفعہ ویسی ہی بلکہ پہلی دو دفعہ سے بڑھکر سخت الفاظ یاد فرمائے ہے جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ آپکو ہم سے بحث وخطاب منظور نہین ہے اور یہہ سختی گوئی صرف اسی غرض سے ہے کہ ہم آپکے خطاب سے اعراض کرین - ہمارا آپکے خطاب وبحث سے اعراض حیلہ اور زاہدانہ بہانہ نہین ہے -

تمہید ہو چکی ہے اب آپکی مطالب تقریر کا خلاصہ دفعات ذیل مین بیان ہوتا ہے اور ہر ایک مطلب کا جواب بقدر ضرورت اسکی ذیل مین دیا جاتا ہے -

(۱) آپ بجواب دفعہ اول ہمارے جواب کے فرماتے ہین تقریری مناظرہ کو مجادلہ کہنا ایک انوکھی بات ہے مناظرہ عام ہے تقریریا ہو خواہ تحریرا -

[illegible]

* آپکی کتاب نصرۃ المجتہدین مین اہلحدیث اور انکی اکابر کے حق مین جو غیر مہذبانہ کلمات کی بھرتی ہے جسکے دیکھنے سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین جنکی کرخت مغلظات مستعمل عامیون سے بھی آپنے دریغ نہین کیا - اس کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بے تہذیبی اور بدگوئی

...یونکر نا ہین - اسکا ہی خلاصہ ہی بیان
...ن ہمارا مرا - اسپر بقیہ کو قیاس کر سکتے
...**مصطلحات** فن مناظرہ اور آپکی کلمات
...سے ہے تاکہ ناظرین کو ثابت ہو کہ داب
...ر مناظرہ سے کیسا چھوڑنا اسکو مد نظر ہے -

...ت بنظر اظہار حق کسی امر مین بحث یا توجہ کرین
...ہ یہہ ہے کہ کوئی بلاغرض اظہار حق
...الف کو الزام دینے کے لئے اس سے جھگڑے -
...یہہ ہے کہ کسی غیر کا قول ہے جسکا اگر کہ یہہ
...س ہے پیش کیا جاوے
...**کلم** یہہ ہے کہ ناقل پر تصحیح نقل واجب ہے
...خصم کو اسکا مطالبہ لازم اگر اس نقل کی
...ت ثابت نہو - **مدعی** وہ ہے جو بدلیل
...ی حکم کے اثبات کی دری ہو **سائل**
...سی مدعی کے دعوی یا دلیل پر کچھہ گفتگو
...ی پر دلیل مانگے - یا اسکی دلیل پر کوئی
...کرے یا اسکے مقابلہ مین کوئی اور
...کرے -
...ت علمار فن سے جسکا خلاف کسی کتاب مین نہ پاؤ گے
...کہ جو کسی محض ساکت غیر مدعی کے سامنے -

(۲) اثبات مین ہماری ایک عنایت فرمانے مشیر قیصر نمبر ۳ جلد ۴ مین عمدہ تقریر کی ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت موسی و حضرت عیسی علیہما السلام و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے تقریری مناظرہ کیا ہے پہر تقریری مناظرہ مجادلہ کیون ہوا

(۳) اشاعۃ السنۃ کا دعوی بے دلیل ہے - اور پرچہ اشاعۃ السنہ جسمین آپنے دلیل بیان کی ہے ہماری نظر سے نہین گذرا اسلئے اسکا حوالہ دینا کافی ہے -

(۴) اسکے طلب مین تحریر جاری ہے - (۵) تقریری مناظرہ مین جلد فیصلہ ہوتا ہے اسکی تائید مین آپنے دہلی کا یہ قصہ نقل کیا ہے کہ مولوی مخصوص اللہ صاحب وغیرہ نے مولوی محمد اسمعیل و مولوی عبد الحی صاحب سے ایک ہی جلسہ مین تقریری مناظرہ کرکے مسائل کا جواب لکھوالیا -

(۶) تحریری مناظرہ مین لیاقت مخاطب کا اعتبار نہین ہوتا - مناظرہ کون کرتا ہے اور لکھتا کون ہے اسلئے اسکا حوالہ دینا کافی نہین ہے - ۷ - اسکے طلب مین تحریر جاری ہے -

جواب

(۱) ہمنے ہرگز کہین نہین لکھا کہ تقریری مناظرہ مناظرہ نہین ہوتا - جو مناظرہ تقریراً ہو وہ مجادلہ کہلاتا ہے ہم آپ اور آپکے عنایت فرما کی نسبت اس موقع پر لفظ کذب استعمال نہین کرسکتے اسلئے کہ تہذیب مانع ہے البتہ یہہ ضرور کہینگے کہ آپنے خلاف واقع فرمایا ہے اب اسکو بھی اپنی نسبت بے تہذیبی سمجھین اور اپنی صداقت بیانی کے مدعی ہون تو ہماری عبارت کے وہ الفاظ نقل کرین جسمین ہمنے تحریری مناظرہ کو عموماً مجادلہ کہا ہے ہمارے الفاظ (جو مشیر قیصر نمبر ۲ جلد ۵ و اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۶ مین منقول ہین) یہہ ہین کہ مین آج کل کی اکثر تقریری مناظرات کو (جنمین مناظرہ علماء بمبئی بھی داخل ہے) مجادلات سمجھتا ہون اسمین لفظ "آج کل" اور لفظ اکثر کو کسی اہل بصیرت و انصاف سے پڑہوائیے اور دریافت کرائیے کہ اس سے عموماً تقریری مناظرہ کا مجادلہ ہونا نکلتا ہے یا خاصکر آج

کل کے اکثر مناظرات کا -

(۲) ہمارے اس قول کے مقابلہ مین حضرت موسی اور حضرت عیسی اور انحضرت صلوات اللہ علیہم اجمعین کے تقریری مناظرات کو (جو سراسر احقاق حق واظہار صواب پر مبنی تہے) پیش کرنا کب زیبا ہے اور ہنر انہی مناظرات کا جنمین احقاق حق اظہار صواب کا شائبہ بہی نہین قیاس کرنا قیاس مع الفارق نہین تو کیا ہے اور اگر ان مناظرات سے تمسک کا یہہ مطلب ہو کہ حضرت موسی اور انحضرت نے اپنے زمانہ کے کفار سے باوجود انکے معاند ومجادل ہونیکے تقریری مناظرہ ومباہلہ کیا تم صرف اس خیال سے کہ تمہارے مخاطب مجادل ہین انسے مناظرہ کیون نہین کرتے -

تو اسکا جواب یہہ ہے کہ انبیا علیہم السلام صاحب وحی تہے اور موعود بتائید غیبی - وہ وحی اور وعدہ تائید غیبی سے یقین رکہتے ہین اور انکے مقابلہ مجادلون پر غلبہ پائینگے اور حق وباطل مین باوجود ناانصافی مخاطبین کے تمیز کر دینگے - اسوقت صاحب وحی وموعود بتائید غیبی کو جو ان مجادلون سے مقابلہ کرکے عہدہ برا ہونیکی باوجود انکی ناانصافی ہونیکی انکو ساکت وذلیل کر دینے ہی کی وجہ ہے کہ اسوقت مخالفون معاندون سے ہر کوئی مباہلہ نہین کر سکتا - انحضرت کے بعد ایسے لوگ گم گذرے ہین جنہون نے مخالفون سے مباہلہ کیا ہو اس زمانہ مین بے انصافون سے الجہنا اپنے اوقات کا ناحق خون کرنا ہے اور انکی خطاب وخصومت سے منہہ پہیرنا بحکم حدیث حاشیہ وسط جنت مین گہر بنانا ہے

من ترك المراء وهو محق بنى له في وسط الجنة
(مشکوة صفحہ ۴۱۲)

(۳) آجکل کے اکثر مناظرات کا تقریری ہون خواہ تحریری مجادلات ہونا اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۲ مین ایسا مفصل ومدلل ہو چکا ہے کہ اسمین کسیکی مقال کی مجال نہین - اسمین آپکا یہہ عذر کہ ہمنے وہ پرچہ نہین دیکہا لایق قبول نہین جو مضمون چہپ کر جہان مین مشتہر ہو جائے اسکی نسبت ایسا عذر ایک اور جرم کا ارتکاب ہے عذر جہالت شرعًا قانونًا عرفًا کسی وجہ سے مقبول نہین - یہہ عذر آپنے ہمارے مضمون کے درج رسالہ واخبار ہونے سے چار مہینے بعد پیش کیا ہے اس اثنا مین نہ زر لیا ایک پیسہ کے کارڈ کو وہ رسالہ ہم سے کیون نہ طلب کیا اور

...ر قصیر نمبر ۳ جلد ۳ مین عمدہ تقریر کی ہو
...یسی علیہما السلام والحضرت صلی اللہ
...ریری مناظرہ مجادلہ کیون ہوا
...پرچہ اشاعۃ السنہ جسمین ہمنے دلیل بیان کی
...تقریری مناظرہ مین جلد فیصلہ ہوتا ہو
...ص اہلسنت وغیرہ نے مولوی محمد اسمعیل
...رہ کرکے مسائل کا جواب لکھوالیا -
...ین ہوتا مناظرہ کون کرتا ہو اور
...کے طلب مین تحریر جاری ہو -
...ناظرہ نہین ہوتا - جو مناظرہ تقریرًا
...نسبت اس موقع پر لفظ کذب
...رور رکھینگی کہ آپنے خلاف واقع فرمایا
...واقت بیانی کے مدعی ہون تو
...ناظرہ کو عمومًا مجادلہ کہا ہو ہمارے
...ین منقول ہین) یہین کہ مین
...ہی بھی داخل ہو) مجادلات
...ل بصیرت والنصاف سے پوچھا ہئے
...دلہ ہونا نکلتا ہے یا کاصکرا ج

اور بطبق آب ندیده موزه از پاکشیدہ قبل از ملاحظہ رسالہ ہماری دعوی بے دلیل ہونیکا حکم لگادیا اور اوسکے جواب مین قلم چلا دیا۔

(۴) آپکا یہہ کہنا کہ اس رسالہ کی طلبی مین تحریر جاری ہے یہی ایک بہانہ ہے۔ اس عرصہ چار ماہ مین کوئی خط آپکا ہمارے پاس نہین پہنچا اور رقعہ مندرجہ اخبار جو چار مہینے کے بعد شائع ہوا ہے طلب صادق پر دلیل نہین ہوسکتا ہے آپکا وہ رقعہ مندرجہ اخبار پڑھکر ایک رجسٹری شدہ کارڈ جسمین پرچون کی قیمت اور اوسکے مضمون سے آپکو اطلاع دی گئی ہے بنام نامی روانہ کیا ہے دیکھئے اسپر بھی طلبی رسالہ وقوع مین آتی ہے یا نہین۔ آج کل اور مناظرات کو جانے دین اس اپنی ہی مناظرہ تحریریکا مجادلہ ہونا آپ کو عنقریب بخوبی واضح ہوجایگا۔ آپ ذرا صبر کو کام مین لاوین جواب فقرات ودفعات آیندہ کا منتظر فرماوین

(۵) تقریری مناظرہ مین ہی تب ہی جلد فیصلہ ہوتا ہے جبکہ جانبین مین احقاق حق مدنظر ہو ایک جانب ہی بے انصافی ہو تو قیامت تک فیصلہ ہونا ممکن نہین ہے دونو فریق بولتے چلے جاوینگے۔ یا جو صاحب شرم وحیا ہوگا بلانیل مرام وانفصال کلام ساکت ہو جاویگا مجھے ایک حکایت یاد آئی ہے جو غالبا آپنے بھی سنی ہوگی۔ ایک بیچارہ شاعر کو ایک بے انصاف ماعر (فرضی نام یا لقب ہے) سے مقابلہ کا اتفاق ہوگیا شاعر نے پوچھا تم کون ہو اوسنے جواب مین کہا تم کون ہو۔ شاعر نے کہا مین شاعر ہون اس بے انصاف مجادل نے کہا مین ماعر ہون شاعر نے کہا ماعر کسکا نام ہے ماعر نے کہا شاعر کسکا نام ہے شاعر نے کہا شاعر وہ ہے جو شعر کہے۔ ماعر نے کہا ماعر وہ ہے جو معر کہے شاعر نے کہا معر کیا چیز ہے ماعر نے کہا شعر کیا ہوتا ہے شاعر نے اوسکی مثال مین یہہ مصرع پڑھا۔ ع اے زرفتارت تجلی در کوہ کبک ماعر نے اسکے مقابلہ مین یہہ گھڑکر پڑھ سنایا اے زمغتاات مجلی در موہ منبک آخر وہ بیچارہ ساکت ہوا اور اپنے

مدعا کا اثبات نکر سکا بتائیے ایسی صورت مین تقریری مناظرہ سے کیونکر جلد فیصلہ ہوسکتا ہے اس (فقرہ پنجم) کی تائید مین جو آپ نے دھلی کا قصہ سنایا ہے وہ بھی خلاف واقع ہے وہان مناظرہ تقریری نہین ہوا۔ جو ہوا تحریراً ہوا اسکا انفصال بھی جلد ہوا تھا کیونکہ جانبین مین حق منظور رہتا۔ مولوی عبدالحی صاحب نے فریق ثانی کو ایسا جواب مسکت تحریر کر دیا کہ پھر اسکے جواب مین انکو بجز سکوت و تسلیم کچھ بن نہ پڑا۔ اس موقع پر بھی آجکل جیسے مجادل موجود ہوتے تو مولوی اسمعیل کیا شاہ عبدالعزیز مرحوم بھی اسکو ساکت نکر سکتے شاید اسمقام مین ناظرین کو انتظار ہوگا کہ وہ کیا مناظرہ تھا جسمین دہلی والون کا اتفاق ہوگیا اور اوسمین غلبہ کس جانب رہا۔ لہذا ہم اس مناظرہ کے تفصیل کیفیت جو اکابر ثقات دھلی سے ہمکو معلوم ہوئی ہے ہدیہ ناظرین کرتے ہین [illegible] مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی موسی صاحب اور مولوی رشید الدین صاحب نے جامع مسجد مین بعد نماز جمعہ مولانا محمد اسمعیل صاحب و مولانا محمد عبدالحی صاحب کے سامنے چند تحریری سوالات پیش کیے مولانا محمد اسمعیل صاحب نے تو انکو فوراً ایک نظر سے دیکھکر یہہ کہدیا کہ یہہ میانجی کو دستو صبیان کے سوالات ہین پھر مولانا عبدالحی صاحب نے ملاحظہ کر کے فرمایا کہ انکے جوابات مین دونگا۔ مین آج وطن مالوف کا عزم رکھتا ہون وہان جاکر اسکے جوابات لکھہ بھیجون گا مولوی مخصوص اللہ صاحب نے فرمایا کہ آپ وطن پھر جاوین پہلے انکے جوابات تحریر فرماوین مولوی عبدالحی صاحب نے اسی جلسہ مین قلم دوات منگا کر جواب تحریر کر دیا اور یہہ فرمایا کہ اسپر کچھہ اور شبہہ و شکوک ہون تو بیان کرو۔ فریق ثانی نے صاف کہا کہ بس یہی پوچھنا تھا بس مناظرہ ختم ہوا۔ وہ سوالات یہہ ہین جو معہ جواب نقل کیے جاتے ہین۔ **سوال اول** جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ را در فضل و علم چہ اعتقاد دارید؛ **سوال دوم** جناب سرور بوسہ قبر والد خود

می او ثمار حق ایشان چہ میگوئید سوال سوم اذان بعد دفن میت عند القبر جائیز است یانہ؛ سوال چہارم مذہب شما حنفی است یانہ۔ سوال پنجم بدعت منقسم بسوی حسنہ وسیئہ است یانہ؟"۔

جواب از طرف مولوی عبدالحی صاحب۔

جواب سوال اول ۔ اینکہ علم وفضل مولانا ممدوح مغفور از طحاوی وکرخی زیادہ تر بل ہم جنب صاحبین در فقہ ودر مہارت وتبحر حدیث وتفسیر از صاحبین بیشتر باعتقاد خود میدانیم واللہ اعلم بالصواب باز گفتند کہ مولانا موصوف در حق من چہ فرمودند میدانید ویاد دارید یانہ مولوی مخصوص اللہ وغیرہ گفتند میدانم کہ مولانا مرحوم در حق شما فرمودند کہ نصف علم من بمولوی عبدالحی است ودیگر نصفی ہمہ شاگردان من [illegible] مولانا قابل مناظرہ نیستند ازین مجادلہ می توانند کرد۔ فقط جواب سوال دوم اینکہ علمائے سابقین نوشتہ اند کہ بوسہ دادن قبر را عادت یہود ونصاری است در تحریرات ملا علی قاری وشیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ ملاحظہ نمائید باز بعض متعلمین گفتند کہ مولانا ممدوح بوسہ قبر والد ماجد خود میدادند مولوی عبدالحی گفتند آن صاحبان را یاد است یانہ کہ روزی مولانا برای زیارت قبر والد خود در قبرستان رفتہ بودند وبوسہ دادند حافظ محفوظ باواز بلند گفت کہ ای صاحبان حاضرین ببینید کہ شیخ وقت خود بوسہ قبر دادہ پس مولانا سخن حافظ شنیدہ فرمودند کہ بوسہ قبر بلا ریب عادت یہود ونصاری است وحال من اینست کہ وقتیکہ نزد قبر والد می آیم از بس متغیر حال وبدحواس میشوم در حالت بدحواسی واضطراری این امر از من صادر میشود وفعل متغیر الحال وبدحواس در شرع معتبر ومقبول نیست حاشا کلا بوسہ قبر روا نیست جواب سوال سیوم اینکہ اذان دادن بعد دفن میت

معہود بالسنۃ نیست پس مکروہ خواہد بود بنا بر این در ظاہر الروایت و در دیگر
کتب متداولہ معتبرہ حنفیہ اثرے پیدا نیست مولوی مخصوص اللہ صاحب
گفتند بر تلقین سنت قیاس میکنم مولوی عبد الحی گفتند بنا ر فاسد علی الفاسد است
زیرا کہ حنفیہ وغیرہ حدیث تلقین را ضعیف گفتند و قابل احتجاج ندانستند۔ واللہ اعلم
بالصواب ؞ **جواب سوال چہارم** اینکہ بر مذہب حنفیہ مثل طحاوی کرخی امام
باسناد صحیح کار بند بعیوم نہ مثل حاطب اللیل ما پندام **جواب سوال پنجم** اینکہ بدعت
شرعیہ منقسم نیست کل بدعۃ ضلالۃ کما رواہ مسلم شما بحر رائق وغیرہ بہ بینید و حضرت
مجدد الف ثانی در دو سہ مکتوب خود این را تصریح کردہ و در فتح الباری بحث
حدیث شر الامور محدثاتہا ملاحظہ بکنید آرے بدعت لغویہ منقسم ہست کما لا یخفی علی الماہر
[illegible] واللہ اعلم بالصواب

(۶) فقرہ ششم صاف شہادت دیتا ہی کہ انکے نزدیک مناظرہ سے احقاق حق اظہار
صواب مد نظر نہیں ہوتا صرف اظہار لیاقت اور ناجیت مطلوب ہے۔ ورنہ اظہار
صواب کے لئے تو جسقدر معاون کی کثرت ہو اسیقدر فائدہ ہی اور کثرت رائے کو تخصیص رائے
دو کس (مناظرین) پر ترجیح ہے اور غالبًا یہہ ہی ناجیت انکو مناظرات سے پیش نظر
ہوگی اور اسی غرض سے مباحثہ مجادلہ کہلاتا ہی نہ مناظرہ چنانچہ بضمن تمہید ثابت ہوچکا ہی
پھر آپکا یہہ دعوی کہ ہم مناظرہ کرتے ہیں اور ہماری مخاطب نے داب مناظرہ کا خلاف
کیا ہی کیسا ہی۔ معاذ اللہ آپ مناظرہ کی تعریف و ادابسے واقفیت نہیں رکھتے۔ یا و فیہ
والسنۃ الیہی وعاوی ہیں اصول مناظرہ کا خلاف کرتے ہیں (یہہ پہلی دلیل ہی جس سے
آپکی مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہوتا ہے باقی عنقریب) ۔

(۷) آپ بجواب دفعہ ۲ ہمارے جوابکے پہلے ہمکو پابندی آداب مناظرہ کی وصیت
فرماتے ہیں پھر ہمپر یہہ الزام جماتے ہیں کہ بحکم اصول مناظرہ ان سوالات کی نشاندہی

علماء بمبئی کا منصب ہین ہے انہون نے یہہ دعوی نہین کیا کہ یہہ مسائل فرقہ مخاطب کی کتاب سے نکالے گئے ہین چنانچہ علماء بمبئی کا خط جو کشف الاخبار مین چھپا ہے اسپر شاہد ہے - پہر اونسی یا ہمسے نشانہی ہی کا کیون مطالبہ کیا جاتا ہے +

جواب

(۱) یہہ مطالبہ آپکی اس دعوی تحریر اول کی بنا پر ہے کہ پہلی ہی سے ہر سوال کے نشان دہی ضروری نہ تھی (یعنی جب مولانا ان سوالات سے انکاری ہو کر مناظرہ کے لیے مستعد ہو جاتے تو علماء بمبئی نشان دہی کر دیتے جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ علماء بمبئی افعال و عقائد اہل حدیث مندرجہ سوالات کے ناقل ہین اور انکی کتابون مین انکی پائے جانیکی [illegible] دعوی کا مطالبہ بحکم اصول مناظرہ واجب ہے - (چنانچہ بقصص تمہید ثابت ہو چکا) پہر آپکا اس دعوی کی مخالف علماء بمبئی یا اپنے آپ کو تصحیح نقل اور بار ثبوت سے سبکدوش سمجھ لینا بحکم مناظرہ کیونکر جائز ہے - اور آپکا یہہ کہنا داب مناظرہ کی مخالف اور اپنی منصب (تصحیح نقل سے گریز (جو اصطلاح فن مین غصب کہلاتا ہے) نہین تو کیا ہے نتیجہ ہمکو مخالف مناظرہ بتاتے ہوئے آپ ہی مخالف بن گئے اور اس بیت کے مصداق ہو گئے -

الجھا ہے پاؤن یار کا زلف دراز مین - لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا + اور مصرع مین الزام اسکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا - کا مورد ہونا علاوہ بران رہا - فی الحقیقہ یہی علماء بمبئی ان سوالات کے پیش کرنے مین نہ صرف خالی الذہن مستفسر ہین بلکہ عقاید و افعال مندرجہ سوالات کے اہل حدیث سے ناقل اور انکی کتابون مین پائے جانیکے مدعی - اور انکا خط اسمی مولانا السید الندمین (جو کشف الاخبار وغیرہ مین چھپا ہے) سائل خالی الذہن بننا محض مکر و تصنع ہے اور بار ثبوت و تصحیح نقل سے جان بچانے کے لئے ایک عذر

ویہانہ - اسپر آفتاب نیم روز کی طرح روشن دلیل جس سے کوئی منصف صاحب بصیرت انکار نکر سکے یہہ ہے کہ ان ہی علماء سے بعض سرگروہون نے ان عقائد و افعال کو (جو ان سوالات مین مذکور ہین) رسالہ جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد (گلابی چھ ورقہ) مین اہلحدیث کیطرف جزماً نسبت کیا ہے اور اونکی کتابون مین پائے جانیکا کہلم کہلا دعوی کرکے اس رسالہ کو چہپوا کر عالم مین شائع و مشتہر کیا ہے اور بقیہ علماء بمبئی نے باوجود علم و اعتراف اس امر کے کہ مولانا السید السندی مضمون سوالات سے انکار کیا اور برملا فرمایا ہے کہ یہہ سب مجھپر بہتان ہے اور ان باتونکا معتقد کافر ہے ان سوالات کے تشہیر و اشاعت کا کوئی دقیقہ واگذاشت نہ کیا - ان اشتہارات علماء بمبئی اور اس چھ ورقہ گلابی کو جسمین صاف صاف اور جزماً ان باتون [illegible] اور اُنپر کمیٹی مناظرہ بمبئی کی بعض سرگروہون کے دستخط و مہرین دیکھکر کوئی اہل بصیرت و صاحب انصاف ہرگز خیال نہین کر سکتا کہ علماء بمبئی ان سوالات مین محض خالی الذہن مستفسر ہین اور جو کچھہ وہ خط اسمی مولانا مین لکھتے ہین صدق دل سے لکھتے ہین اور وہ بار ثبوت اور تصحیح نقل سے سبکدوش ہو سکتے ہین -

جناب مخاطب کچھہ بصیرت انصاف رکھتے ہین تو اسی دلیل سے یقین حاصل کر سکتے ہین کہ ایسی حالت مین انکا علماء بمبئی یا اپنے آپ کو تصحیح نقل اور بار ثبوت سے سبکدوش سمجھنا داب مناظرہ کے مخالف اور اپنے منصب سے گریز ہے - گلابی چھ ورقہ کو جانے دین - اور علماء بمبئی کو بھی ایک طرف رکھین جناب مخاطب خود بدولت ہی حلفاً و ایماناً بتا دین کہ وہ اپنی تحقیق اعتقاد کے رو سے افعال و عقائد مندرجہ سوالات علماء بمبئی کو اہلحدیث کے عقائد و افعال جانتے ہین یا نہین - نہین جانتے تو اس امر کو بذریعہ اخبار مشتہر کرین اور اہلحدیث کو ان تہمتون سے بری کرکے بار منت و احسان

ہمپر کہین ہم اسکے شکریہ مین خوشی سے اپنے رسالہ مین مشتہر کردینگے کہ اب مولوی صاحب تصحیح نقل و بار ثبوت سے سبکدوش ہین۔ اور اگر وہ ان باتون کو اہلحدیث کے عقائد و افعال کہتے ہین توپہر وہ خود ہی انصاف سے کہین کہ اسصورت مین وہ مدعی یا ناقل کیونکر ہوسے اور اپنے آپ کو تصحیح نقل اور بار ثبوت سے سبکدوش قرار دینے مین وہ داب مناظرہ کے مخالف اور اپنے منصب سے گریز کرنیوالے کیونکر نہ بنے۔ ان تینون وجہ سے ثابت ہوا کہ آپ علما رمبئی یا اپنے آپ کو تصحیح نقل اور بار ثبوت سے سبکدوش سمجہتے ہین داب مناظرہ کا خلاف اور اپنے منصب سے گریز کرتے ہین یہہ تین دلیلین اور قایم ہوئین جنسے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(۱) آپکا جواب [illegible] نشان دہی ہمارا منصب نہین (۲) جب مولانا السید السند مکہ مکرمہ سے توبہ کرکے آئے اور توبہ نامہ لکھ چکے ہین توپہر انکی نسبت ان سوالات کی نشان دہی کیا ضرور ہے۔

جواب

نشان دہی جیسا کہ منصب جناب ہے عرض ہوچکا ہے اور دلیل قایم ہونیکے بعد لاتسلم کا جواب نہین۔

(۲) توبہ نامہ کی جو سنائی ہے یہہ بے پر کی اوڑائی ہے۔ اجی جناب اس توبہ نامہ کا جعلی ہونا تو اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ و ۱۱ جلد ۸ مین ایسا مدلل ہوچکا ہے کہ اسکے جواب مین کسی نے چون و چرا نہین کیا۔ پہر اس توبہ نامہ کا ذکر کیا مردانگی ہے۔ کچہہ ہمت و فتوت و غیرت و حمیت ہے تو ان دلایل مین سے کسی ایک ہی دلیل کا جواب دین اور نہین تو اس توبہ نامہ کا فوٹو گراف ہے مکہ مکرمہ سے

ہمکو منگا کر دکھائیں جیسا کہ ہمنے خط پاشا کہ کا (جو اُس توبہ نامہ کو جعلی بتاتا ہے) فوٹوگراف مشتہر کیا ہے۔ یہہ نہو سکے تو کچھ انصاف فرما کر اس توبہ نامہ کا پہر نام نہ لین* اور اس رباعی پر عمل کرین ؎

آنانکہ چشم بر گل تحقیق وا کنند ‌ ‌ از ہرچہ فہم زنگ نگیرد حیا کنند

در بحث کر غیر خموشی علاج نیست ‌ ‌ پرہرزہ است تکیہ بچون و چرا کنند

(۴) آپ بجواب ضمن الف دفعہ ۳ ہمارے مضمون کے فرماتے ہین۔

جب سے یہہ مذہب نکلا ہے اہل سنت اِسکو لامذہب وہابی نجدی کہتے ہین غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے تو یہہ لوگ خود بھی وہابی کہلاتے تھے غدر ۱۸۵۷ء کے بعد سید احمد خان نے وہابی ہونے سے انکار کیا اور اُن کا نام اہلحدیث [illegible] میں یہہ لوگ اہل حدیث نہین ہین۔

(۲) چونکہ یہہ لوگ مقلدین کو متبع نہین جانتے (چنانچہ عوائد المواائد مین ذکر ہے اہل حدیث مقلدین کے مقابلہ مین اپنے تیئن متبع کہتے ہین) اِسوجہ سے بھی ہم اِنکو اہلحدیث نہین کہہ سکتے"۔

* ان الفاظ کو ہمارے نوخیز مناظر عزت علی صاحب گورکھپوری (جو اپنے آپکو چست حنفی لکھتے ہین) اور اُس توبہ نامہ کے بہروسہ شیر قیصر نمبر ۲۳ جلد ۲ مین وہ مضمون متضمن سب وشتم سے درج فرما کر اہلحدیث کو اپنے حسبنا ستاتے ہین بنا چکے ہین) غور سے ملاحظہ کرین اور اس رباعی کو پڑہکر اِن مضامین کو واپس لین اور یہہ یاد رکھین کہ جو دعوی بلا دلیل بلکہ بمنا الف دلیل کبھی سُنی نہین جاتے اور بیکار لڑنے اور گالیان دینے والے کبھی فتح نہین پاتے اُلٹے ذلیل وخوار اور منصفین مہذبین کی نظرون مین بے اعتبار ہو جاتے ہین اور اِس بیت کے مصداق کہلاتے ہین ؎ چو حجت نماند جفا جوئی را۔ بہ پرخاش برہم نہد روئی را ہو صاحب کارنامہ لکھنؤ اور انکی مقلد جناب کشف الاخبار بہی اِن الفاظ کیطرف توجہ فرمائین تو اپنے دعاوی (مندرجہ کشف الاخبار ۱۷ اپریل ۱۹۰۹ء کو واپس کرلین اور اگر اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ و ۱۲ جلد ۲ ملاحظہ کرین تو اپنے اِن اوہام مندرجہ اخبار مذکور کو کہ پچیس ہزار حاجی راوی توبہ جھوٹ بولتے ہین؟ اور توبہ نامہ کہ جعلی ہے تو قائل نکار شہید پر اسکا کیا الزام ہے انہون نے جیسا سنا ویسا لکھا یقینا غلط جان لیتے اِن نمبرون مین اِن اوہام کا ایسا جواب دیا گیا ہے کہ خدا جانے یہ لوگ اِن پر کیونکر [illegible]

اور بجواب ضمن ب اس دفعہ کے فرماتے ہین کہ ابن عبد الوہاب نجدی
کے فعل تکفیر مسلمانان کو تمنے یا نواب صاحب بہوپال نے کسی خاص
مصلحت سے برا کہا ہوگا - نواب صاحب کے استاد مولوی بشیر الدین
مرحوم تو اسکی توصیف فرماتے اور اس کی کتاب التوحید کو سراہتے
اور ان باتون سے جو لوگون نے اس کی نسبت کہی ہین (جیسے آنحضرتؐ
کے روضہ کے منہدم کرنے کا ارادہ کرنا یا بڑی بڑی مسجدون کو
گرادینا وغیرہ وغیرہ) انکی نفی اسکو بری کرتے ہین -

(۲) ابن عبد الوہاب نجدی کے کتاب التوحید ہندوستان مین نہین آئی
تو کتاب تقویۃ الایمان کیونکر تالیف کی گئی -

جواب

(۴) الف (۱) اہل حدیث کا مذہب تو صرف قرآن یا حدیث ہے کما قال قائلھم
زاہد نجات خواہی آئین عشق سر کن + از مصطفیٰ شنیدن وز دیگران بریدن
پہر بہی یہہ مذہب نیا نکلا ہے تو معلوم نہین اس سے پہلا اور پرانا
مذہب (بجز مذہب مشرکین یا مذاہب یہود و نصاری) اور کونسا مذہب
ہے - اے جناب نجدی وہابی تو تیرہوین صدی مین ہوا اور یہہ
مذہب (حدیث) تو اس سے بارہ سو برس پہلے کا ہے پہر اس مذہب کو
نجدی کیطرف منسوب کرنا در چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا الخ
کا مصداق نہین تو کیا ہے -
حنبلی مذہب جسپر یہہ نجدی تہا یا حنفی - شافعی وغیرہ جنپر آپ اور
آپکے مقلدین بہائی ہین سبہی آنحضرتؐ سے ایک زمانہ پیچہے ہوئے ہین -

دفعہ ۴ جواب — ضمن الف

ان سب مین پہلا مذہب امام ابوحنیفہ رح ہے جنے دوسری صدی کے اوائل مین ظہور پایا - اس سے پہلے تو بجز قرآن یا حدیث اور کوئی مذہب نہ تھا - پیر اس مذہب کو نیا نکلا کہنا کیا معنی رکھتا ہی - ؟

اور اگر آپکو یہ لفظ اہلحدیث نیا معلوم ہوتا ہے تو آپ اپنی ہی مذہب کی (جسکو پرانا سمجھتے ہین) کتب فقہ دیکھین تفسیر و حدیث کی کتابین ملاحظ فرمائین اُنمین ضرور اہل حدیث یا اصحاب الحدیث کا لفظ پائینگے - طحطاوی نے شرح درمختار مین اپنے گروہ کا ناجی ہونا اسی گروہ با شکوہ (اہلحدیث) کی شہادت سے ثابت کیا ہے اور انکو اس لفظ "اہل حدیث" سے یاد فرمایا ہی - [illegible] مین طحطاوی نے ایک اور موقع پر (جہان انتقال مذہب تعزیر کا حکم بیان کیا ہے) فتاوی تاتارخانیہ سے نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رح کے ایک مقلد نے اصحاب الحدیث مین سے ایک شخص کی لڑکی سے نکاح چاہا - اُسنے کہا تو حنفی مذہب چہوڑ دے اور امام کے پیچھے الحمد پڑہی اور رکوع (وغیرہ کیوقت) مین رفعیدین کری تو مین تجہے لڑکی دون گا - اُسنے ویسا ہی کیا اور نکاح ہو گیا جسپر امام جوزجانی نے جواز نکاح کا فتوی دیا - پر اسکی اس فعل (ترک مذہب) کو جو غرض نفسانی سے تہا پسند نکیا -

دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۳ ج ۱ ص ۳۹ جسمین اصل عبارت طحطاوی [illegible]

فی التاتارخانیۃ حکی ان رجلاً من اصحاب ابی حنیفۃ خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنتہ فی عہد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترک مذہبہ فیقرأ خلف الامام ویرفع یدیہ عند الانحطاط ونحو ذلک فاجابہ فزوجہ فقال الشیخ بعد ما سئل عن ہذہ واطرق راسہ النکاح جائز الخ (طحطاوی شرح درمختار)

دفعہ ۴ جواب — ضمن الف

یہہ ابوبکر جوزجانی امام ابوسلیمان جوزجانی کا شاگرد ہے جو امام محمد کا شاگرد تھا اور دوسری صدی مین ہو گذرا ہے - اِس واقعہ سے بہی صاف ثابت ہوتا ہے کہ ائمہ مذہب حنفی کے زمانہ مین اور دوسری صدی مین لفظ اہل حدیث (جو اِسوقت نیا سمجہا جاتا ہے) موجود و مستعمل ہے -

دیکہو فواید بہیہ فی تراجم الحنفیہ تالیف مولوی عبدالحی صاحب لکہنوی ص۱۳ وص۹

ایک چہوٹی سی فقہ کی کتاب خلاصہ کیدانی بہی لفظ اہل حدیث کے ذکر سے خالی نہین - اِسمین مسئلہ اشارہ بالسبابہ مین لکہا ہے کہ یہہ فعل کرنا چاہئے جیسا کہ اہلحدیث کرتے ہین

دیکہو اصل عبارت کیدانی اشاعۃ السنۃ نمبر ۳ ج ۱ - اور ہیج ایسا ہی تالیف خاکسار ص۴۸ وغیرہ مین

[illegible] مین ملا علی قاری حنفی نے بہی اِس گروہ باشکوہ کو اسی لفظ اہل حدیث سے یاد فرماکر کہا ہے کہ کیدانی کی تکفیر کے لئے یہی بس ہے کہ اِسنے اِس قول مین محدثین کی اہانت کی جو رسول اللہ کے اہل ہین پہر اِس کی تائید مین ایک شعر نقل کیا ہے جسکے یہ معنے ہین کہ اہل حدیث آنحضرتؐ کے اصحاب ہین وہ آنحضرتؐ کے نفس قدسی کے صحبتی نہین تو انکی کلمات طیبات (حدیث) کے تو ہم صحبت ہین -

مع انہ یکفی فی موجب تکفیر الکیدانی اہانتہ المحدثین الذین ہم عمدۃ ائمۃ الدین المفہومۃ من قولہ کاہل الحدیث لان من المعلوم ان اہل القران اہل اللہ واہل الحدیث اہل رسول اللہ وانشد فی ہذا المعنی بیت

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان
لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

دفعہ ۴۴ جواب

ضمن الف

(تزیین العبادۃ ملا علی القاری)

تفسیر **معالم التنزیل** - **جامع ترمذی** ملاحظہ فرماؤ گے تو انہین بھی جابجا مقام بیان مذاہب مین اہلحدیث (یا اصحاب اہلحدیث) کا ذکر پاؤگے -

حجۃ اللہ البالغہ حضرت شاہ **ولی اللہ** دہلوی کا صفحہ ۱۵۲ وغیرہ ملاحظہ کرو - اس مین بھی اہل رائے کے مقابلہ مین اہل حدیث کا ذکر موجود ہے -

یہہ ہمنے یکے از ہزار و مشتے نمونہ خروار کا اظہار کیا ہے ورنہ مواقع ذکر اہلحدیث (بلا مبالغہ) ہزارون ہین - ان سب کے ذکر سے [illegible] ملال خاطر کا خوف ہے

اندکی باتو بگفتیم و بدل ترسیدیم   کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

باینہمہ لفظ حدیث یا اہلحدیث آپکو نیا معلوم ہو تو اسکا بجز دعا کچھہ علاج نہین -

زمانہ غدر ۱۸۵۷ء اور سید احمد خان کا ذکر معلوم نہین آپنے اس موقع پر کس بنا پر کیا ہے - اسمین اگر سید احمد خان یا اہلحدیث کی طرف کوئی اشارہ یا تعریض ہے تو یہ بے محل ہے - ابھی حضرت غدر ۱۸۵۷ء مین نہ سید احمد خان شریک تھا نہ اہل حدیث کے عوام یا علما یا امرا -

اس **غدر** کے **بانی** مبانی تو آپ ہی کے حنفی بھائی علما و فضلا و امرا تھے چنانچہ اسکی مجمل کیفیت اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۵ مین بیان ہو چکی ہے - اسمقام مین ہم ان حضرات کی فہرست سنائین تو آپ کے

دفعہ ۴ جواب — ضمن الف

مذہبی بھائی جو اِن مفسدون کی خیرخواہی و عقیدت کا دم بہرتے ہین اور اپنے اخبارون مین اِن کی تعریفین کرتے ہین پہر ہمکو کہینگے کہ مسلمانون کی مخبری کی ہے اور غدر ۱۸۵۷ء کا نقشہ جہاد ازسرنو گورنمنٹ کو دکہانا چاہتا ہے ۔ بہتر ہے کہ آپ اور آپ کے احباب ایسے اشارون اور کنایون سے قلم کو روکین ۔ ورنہ پہر ہم کو مقابلہ بالمثل پر ہدف سہام طعن نہ بنائین اور اِس رباعی کو خیال مین لاکر خود ہی انصاف فرمائین ؎

تو خود بغمزہ سراسر کرشمہ دازی چہ حاجتست کہ باما کرشمہ سازی
بتیغ بازی مژگان مریز خون مرا کہ نیست ریختن خون عاشقان بازی

اہلحدیث کا دامن [illegible] شائبہ سے پاک ہے اِسلئے اِنکو غدر سے پہلے زمانہ سے اور پچھلے زمانہ سے مساوی نسبت ہے ۔ وہ غدر ۱۸۵۷ء سے بارہ سو برس پیشتر اہلحدیث کہلاتے ہین ۔ وہابی نہ اُنہون نے پہلے کہلایا ہے نہ اب کہلانا چاہتے ہین ۔

آپکا یہہ ارشاد کہ واقع مین یہہ لوگ اہلحدیث نہین ہین اِس امر کیطرف **مشعر** ہے کہ یہہ لقب یا لفظ تو قدیم ہے اور اِسکا مصداق بہی کوئی نہ کوئی ہے ولیکن **اہلحدیث زمانہ حال** (جنسے آپکو مقابلہ ہے) اِسکے **مصداق نہین** ۔ اِس قول سے آپکا یہی مطلب ہے تو اِس مین یہہ کلام ہے کہ جن لوگون کا **عمل** شبانروزی یہہ ہے کہ وہ کتب حدیث (صحیح بخاری وغیرہ) سے اپنے عبادات و معاملات مین تمسک کرتے ہین اور بجز حدیث کسی

دفعہ ۴ جواب | ضمن الف

کتاب پر اعتماد نہین رکھتے اور اُنکا **قول** یہہ ہے کہ حدیث کو چھوڑ کر کسی اور امام یا پیشوا کے قول پر چلنا بے دینی اور گمراہی ہے

کما قال قائلہم ؎

زقول مصطفیٰ رفتن سوئے قول کسان ائی ٭ خدا داند کہ از اوضاع دینداری نمی باشد

یہہ لوگ اہلحدیث اور اِس مذہب قدیم پر چلنے والے اور اس خطاب قدیم کے **مستحق نہین** تو پہر کیا وہ **لوگ** اس خطاب کے **مستحق** ہین جنکا **قول** یہہ ہے کہ "ما را بحدیث چہ کار قول امام بیار" اور یہہ کہ حدیث والون کی طرح اشارہ بسبابہ حرام ہے اور یہہ کہ "آنچہ[×] در صحاح اخبار آمدہ بالراس والعین عمل بدان موجب سعادت دنیا و آخرت است اما درین روزگار بس این کار صورت نے بندد - عوام مسلمانان بلکہ علماے ایشان را درین روزگار این قوت کجاست کہ این کار از دست ایشان بر آید - ایشان را جز متابعت مجتہدان کردن و در پے ایشان رفتن سبیلے نبود" - اور اِنکا **عمل** یہہ کہ رات دن منیہ و کید انی پر اعتکاف کئے بیٹھے ہین اور کتاب ہدایہ (جو باعتراف ان ہی محققین[٭] علما کے غالباً رائے پر مبنی ہے اور حدیث صحیح سے

× یہ شیخ عبد الحق صاحب حنفی دہلوی کا قول ہے - اور اِسکا جواب کتاب دراسات اللبیب اور رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد اول و دوم او ضمیمہ اشاعۃ السنۃ جلد ۲ و ۳ اور رسالہ منح الباری بترجیح صحیح البخاری مین تفصیل سے ادا ہو چکا ہے

٭ یہہ ایک تو شیخ عبد الحق صاحب ہین جو شرح سفر السعادۃ مین مخالفین سے حنفی کا یہہ قول کہ "حنفی مذہب اکثر رائے پر مبنی ہے اور حدیث کے مخالف" نقل کر کے فرماتے ہین "و کتاب ہدایہ کہ درین دیار مشہور و معتبر ترین کتابہاست نیز درین وہم انداختہ چہ مصنف وے در اکثر جا بنائے کار بر دلیل معقول نہادہ و اگر حدیثے آوردہ نزد محدثین خالی از ضعیفے نہ غالباً اشتغال وقت آن استاد در علم حدیث

دفعہ ۹ جواب — ضمن الف

اکثر خالی) تو ان کے لئے معراج اقصی ہے ۔ اور مدت العمر مین کبھی صحیح بخاری وغیرہ بین الدفتین (دفتیون مین) بھی نہین دیکھتے اور کبھی کسی مسئلہ مین کتاب و سنت سے دلیل کی تلاش نہین کرتے بلکہ جو حدیث پر عمل و استدلال کرے اُسکو کافر بدمذہب ونجدی و وہابی قرار دیکر درپے اسکے آزار و تکلیف کے ہو جاتے ہین اور اُسکی تفسیق و تکفیر مین بڑے بڑے لمبے چوڑے فتوے اور رسالے اپنے اعمال کی طرح سیاہ کر ڈالتے ہین ۔

یہ **لوگ** المحدیث ہون اور **تشنہ** لبان عمل بالحدیث اہل حدیث نہون تو اس سے بڑھکر خدا جانے کیا چیز دنیا مین اعجوبہ ہوگی **۵**

[illegible]

[illegible]

خاکسار اس باب مین کہ قدیمی مذہبی لقب حنفی شافعی ہے یا اہلحدیث یا محمدی ،، ایک مضمون بعنوان مذہبی القاب "*" لکھ چکا ہے اُسکو ملاحظہ مین لا دین ۔

ضمیمہ صفحہ ۹۱

کمتر بودہ است ،،

دوسرے شیخ **اشرف** بن طیب بن تقی الدین حید کرخی حنفی ہین جو کتاب تنبیہ الوسنان مین فرماتے ہین کہ کتاب ہدایہ (جسپر حنفیون کی چکی پھر رہی ہے) کی احادیث کو بلا اسناد کتب حدیث

ان الحدیث مالم تثبت لہ سند فی الاصول لا یصلح للقبول ۔ ولو وجد واحد فی بعض کتب الحنفیۃ فلیس بہ اعتداد کیف واکثر متاخری فقہائنا لم یسندوا احادیثہم التی یذکرونہا فاصل من اصول الحدیث حتے ضمنا الہدایۃ التی علیہا مدار الحنفیۃ (تنبیہ الوسنان مختصرا)	ذکر کیا ہے ان کتابون مین جو حدیث کوئی پاوے اسکا اعتماد نہین ہے انکا پورا کلام ہم رسالہ منح الباری فی ترجیح صحیح البخاری مین ہے جو قیمت ۲ محصول ار مل سکتا ہے ۔

* دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۶ ۔

اور عنقریب ایک مضمون اِس عنوان و بیان مین کہ "اہل حدیث قدیم ہین یا جدید" مستقل طور پر لکھنا چاہتا ہے - اِسکا انتظار فرمادین - اُسکی ملاحظہ سے آپ کو اور آپکے ہمخیال احباب کو روز روشن کیطرح معلوم ہوجاویگا کہ قدیم کون ہے اور جدید کون -

جواب دفعہ یہ ضمن الف

(۲) اہلحدیث کا اہل تقلید کے مقابلہ مین متبع کہلانا اِس غرض وادعا سے نہین ہے کہ مقلد مطلقاً متبع نہین بلکہ اِس معنے کر ہے کہ وہ بواسطہ تقلید مجتہدین اتباع کرتے ہین اور اہل حدیث بلاواسطہ مجتہدین -

یہ مقابلہ اِس مقابلہ کی پوری نظیر ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ نے [illegible] اہل حدیث یا اہل ظاہر مین تجویز کیا ہے جس سے یہہ مقصود نہین کہ اہل حدیث (یا اہل ظاہر) استنباط مین رائے کو دخل نہین دیتے اور اہل رائے حدیث کا نام نہین لیتے بلکہ مقصود اِس سے یہہ ہے کہ اہل حدیث استنباط مسائل مین کسی دوسرے کی رائے کی تقلید اور اُسکے قول سے مسائل کی تخریج نہین کرتے اور اہل رائے متقدمین کی تقلید سے اور اُنکی اقوال سے استخراج مسائل کرتے ہین - (دیکھو حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۵۲ و ۱۶۶ وغیرہا) اِس مقابلہ متبع و مقلد کے سبب آپکا صاحب موائد پر اعتراض ہے تو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب جنکو آپ اتبک مانتے ہین اِس اعتراض کے زیادہ مستحق ہین -

اور اگر آپ بُرا ننامین اور پہلے کیطرح (جبکہ ہمنے شعر "مقلد تا خراب بادہ آرا یستی شد الخ" کے صحیح معنے بتائے تھے) آپ ہماری کلام کو

تاویل مخالف انصاف قرار دین تو ہم یہہ بہی کہہ سکتے ہین کہ مقلد سے (جسکے مقابلہ مین اہلحدیث متبع کہلاتے ہین) صاحب موائد وہ مقلد مراد رکھتے ہین جو اتباع حدیث کو حرام جانتا ہے اور حدیث کو چہوڑ کر تقلید امام کو واجب۔ ایسا مقلد متبع کب ہو سکتا ہے یہ تو پکا مبتدع بلکہ مشرک ہے۔ اِسکی پوری تفصیل ہماری رسالہ منح الباری اور دراسات اللبیب اور معیار وغیرہ مین ہے اور کسیقدر تفصیل اِسکے جواب دفعہ ۵ مین آئیگی انشا اللہ تعالے۔

جواب دفعہ ۴ — ب

(۱) ابن عبدالوہاب یا اُسکی کتاب کی توصیف و تعریف اور بیجا تہمتون سے اُسکی برأت وحمایت کرنا اور امر ہے اور مسئلہ تکفیر مسلمانان مین اسکی تغلیط [illegible] دونون مین باہم تخالف و تناقض نہین تاکہ اول کے صدق سے دوسرے کا عدم صدق ثابت ہو پہر معلوم نہین ملاذمان جناب نے اس تعریف و توصیف و برأت کرنے سے اِس تغلیط مسئلہ تکفیر مسلمانان کا ناراست اور کسی خاص مصلحت پر مبنی ہونا کیونکر نکال لیا۔

اور طرفہ یہہ کہ اِس خیالی دعوی **تناقض** مین آپ نے منطقی **قواعد** کو (جنمین وحدات ثمانیہ مین اتحاد نقیضین کا ضروری ٹہرایا گیا ہے) بالائے طاق رکہکر یہہ بہی خیال فرمایا کہ تعریف و توصیف و حمایت کرنے والا اور شخص ہے اور مسئلہ تکفیر مسلمانان مین اِسکی تغلیط کرنے والا اور ایک کے قول سے دوسرے کا قول ناراست نہین ہو سکتا۔

استاد کے قول سے شاگرد پر الزام ہو سکتا ہے تو دو

جواب وغیرہ   ضمن ب

تمت حنفی مذہب جسمین استاد و شاگرد دونکا اختلاف ہے کا خور ہوتا ہے - خدا جانے آپ نے اسکا کیا جواب تیار کرکے یہان استاد* کے قول سے شاگرد پر الزام قائم کیا ہے -

شاید اس تعریف و توصیف ایک شخص سے آپ کل گروہ اہلحدیث کا نجدی وہابی ہونا بھی نکالتے ہون - آپکے اس استنباط کی غلطی ہمارے ایک ڈاکٹر دوست نے ایک مضمون مین ظاہر کی ہے جو صحیفہ ‟مضامین عیز" مین عنقریب منقول ہوگا -

بالجملہ مولوی بشیر الدین مرحوم کی تعریف و توصیف ابن عبد الوہاب سے [illegible] انصاف سے مذہب سے مطلق سے کلی تخالف ہے (یہ پانچوین دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہوتا ہے -

(۲) یہ کہنا کہ کتاب التوحید ہندوستان مین نہین آئی تو تقویۃ الایمان کیونکر تصنیف ہوئے بعینہ ایسا ہے جیسا کوئی - کہے کہ انجیل یا توراۃ نہوتے تو قرآن کی تالیف کہانسے ہوتی - یا کوئی یون ہی کہدے کہ کتاب التوحید ابن عبد الوہاب نہوتے تو مشکوٰۃ کہانسے بنائی جاتی - ای حضرت کتاب التوحید تو ہندوستان مین تیرہوین صدی ہجری کے اخیر مین آئی جو ۱۲۹۵ھ ہجری مین دہلی مین منطبع ہوکر شائع ہوئی ہے - تقویۃ الایمان اس زمانہ کی تالیف ہے جبکہ کتاب التوحید کا نام بھی ہندوستان مین کوئی جانتا نہوگا وہ تو قرآن کی آیات اور مشکوٰۃ کی حدیثون کا ترجمہ ہے کتاب التوحید سے اسنے کیا واسطہ - اور اگر دلائل شرعیہ (آیات و احادیث)

* یہ استادی شاگردی بھی آپ ہی نے بنا [illegible] صاحب مواہب استادی شاگردی کے قائل [illegible] نہین *

مین اسکا اشتراک اس بات کا مجوز ہے کہ ایک کو دوسرے
سے ماخوذ کہا جاے تو یہ کیون نہین کہتے کہ کتاب التوحید
تقویۃ الایمان سے ماخوذ ہے بلکہ یہی کیون نہین کہدیتے کہ قرآن
مجید اور مشکوٰۃ شریف کتاب التوحید سے اخذ کئے گئے ہین۔

۵ ضمن الف ہمارے جواب کی دفعہ کے جواب مین آپ فرماتے ہین۔

(۱) استعانت باموات کو ایضاح الحق مین بدعت و شرک قرار دیا ہے اور
وہ زمانہ صحابہ مین پائی گئی ہے۔ اسپر آثار ذیل کو بطور سند پیش کیا ہے۔

اوّل حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ کو دعاے استسقا مین وسیلہ بنایا ہے

دوم حضرت عائشہ رضؓ نے مزار نبوی کی چھت مین روزن کرنے کا حکم
[illegible]

سوم حضرت عمرؓ کے زمانہ مین ایک اعرابی نے آنحضرت ؐ کی قبر سے
مینہ مانگا تہا۔ اور کسی صحابی نے اسپر انکار نہین کیا۔

چہارم ایک اعرابی آنحضرت ؐ کی قبر مبارک پر گر پڑا اور سر پر مٹی ڈال
لی اور مغفرت کی دعا مانگی۔

(۲) صاحب ایضاح نے عبادات شاقہ کو بدعت کہا ہے اور وہ اکابر
صحابہ سے ثابت ہین۔ حضرت عثمانؓ صائم الدہر قائم اللیل تھے چنانچہ
حلیہ ابی نعیم مین مروی ہے۔ اور حضرت عمرؓ بھی قائم اللیل تھے (چنانچہ
حلیہ ابی نعیم مین ہے) اور صائم الدہر بھی تھے (چنانچہ نہایہ ابن اثیر
مین ہے ما مات حتی سرد الصوم "سرد صیام کے معنے آپ صیام الدہر کے
سمجھتے ہین تب ہی اس اثر کو اسمقام مین پیش کیا ہے ورنہ مطلق تتابع
صیام کسی کا محل انکار نہین ہا۔